

ڈاکٹر عبدالرزاق ظفر

تاریخ و سیر

آنحضرتؐ کی معاشی زندگی



فقیر و شاہی و ارباب و مصطفیٰ است

ایں تجلی ہائے ذات مصطفیٰ است (اقبال)

سلسلہ انبیاء کی آخری کڑی انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ و مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے راہنمائی نہ ملے ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یعنی "تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ ہے"۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عبادت اور زہد سے معاملات حکومت تک کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں آپ کی طرف سے ہدایت نہ ملتی ہو۔ لیکن اس مختصر مضمون میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشی زندگی سے متعلق چند باتیں تحریر کی گئی ہیں۔ آج کل کی اس مادی دنیا میں ہر ایک آدمی تڑپ رہا ہے اور مالدار اور کروڑپتی ہونے کے باوجود کئی مہینے مزید کی حوا لگا رہا ہے۔ اسی طرح فقیر بھی قوت لایوت پر تعلق نہیں ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت یافتہ حضرات کی حالت یہ تھی۔

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے

کہ منع کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا پارا اللہ

۱۔ قرآن مجید۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت نمبر ۲۱ ۲۔ بانگ درا۔ علامہ محمد اقبال۔ خطاب بر جوانان مسلم ۱۸۳

(شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور)

اور سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں کی خودداری اس درجے پر تھی تو خود آنحضرتؐ کا کیا عالم ہوگا۔ آپ نے جس معاشرے میں آنکھ کھولی اس میں معاشی استحکام نہیں تھا۔ غریب لوگوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی جو بعض اوقات حالات کے ہاتھوں تنگ آکر دشتوں کے پتے اور سوکھا چڑا تک کھانے پر مجبور ہو جاتے تھے شعب ابی طالب میں آپؐ اور آپ کے ساتھیوں پر جو حالات گذرے وہ ناقابل بیان ہیں۔ غرباء کے بالمقابل امراء عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے وہ سودی کاروبار کرتے تھے۔ شراب نوشی اور جو عام تھا۔ رقص و سرور کی مجلسیں عام منعقد ہوتی تھیں۔ حلال دھرم کی کوئی تمیز نہ تھی۔ چوری اور ڈکیتی عام تھی عورتوں کی حیثیت حیوانات کی سی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح بیل ذریعہ زراعت ہیں، اسی طرح عورت ذریعہ تسکین شہوت اور بس۔ اولاد کو خرچ کے ڈر سے قتل کر دیتے اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ غلامی کاروبار عام تھا مگر غلاموں کے کوئی حقوق نہ تھے بلکہ ان سے ہر قسم کا ظلم و ستم روا رکھا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں اس دور کے حالات کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ مِنْهُ
 "لوگوں کے کسوت سے خشکی و تری میں بلائیں پھیلی پڑی ہیں۔"

زندگی مسائل سے عبارت ہے اور ان مسائل میں معاشی مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ ہر دور میں اہمیت کا حامل رہا ہے اس مسئلے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بعض اوقات معیشت کی تنگی کی وجہ سے انسان دین کا نقصان کر بیٹھتا ہے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا" ۱۰
 یعنی ممکن ہے کہ محتاجی انسان کو کفر تک پہنچا دے!

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو یتیم تھے پھر والدہ کا ساتھ بھی زیادہ دیر تک نہیں رہا اور وہ بھی بچپن ہی میں داغ مفارقت دے گئیں۔ ان کی وفات کے بعد آپ کو آپ کے دادا نے لے لیا اور نہایت محبت سے پرورش و خیر و برکت کی لیکن کچھ عرصہ بعد

۱۰ الرمن الألف في تفسير السيرة النبوية لابن هشام از ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبد اللہ السہلی، ج ۲، نمبر ۲، ص ۱۱۷

۱۱ قرآن مجید، سورۃ الرمن آیت نمبر ۱۰

۱۲ مشکاة المصابیح ص ۲۴ کتب خانہ الصحیح المطابع، دہلی۔ (دول الدین ابو عبد اللہ الخطیب)

جب وہ بھی فوت ہو گئے تو پردریش کی ذمہ داری آپ کے چچا جناب ابوطالب نے لے لی۔ بعض روایات کے مطابق بعد المطلب نے ابوطالب کو حضور کی پردریش کے متعلق وصیت کی تھی۔ ابوطالب بھی دیگر امراء قریش کی طرح تجارت کیا کرتے تھے۔ ایک بار جب انہوں نے شام کی طرف تجارت کا قصد کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ساتھ جانے کا اہتمام ظاہر فرمایا جس پر وہ آپ کو بھی ساتھ لے گئے۔ اسی سفر میں ایک پڑاؤ پر بحیر انامی ایک لڑکے کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ آپ نبی ہیں کیونکہ ان کی کتابوں میں آنحضرت کی علامتیں لکھی ہوئی تھیں۔ پھر اس نے آپ کے چچا کو آپ کے پاس لے جانے کا مشورہ دیا۔ آپ نے بحیرین میں حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں قیام کے دوران اور بعد میں نبوت سے قبل اہل مکہ کی بکریاں بھی چرائیں۔ اور یہ بات رسول اللہ نے دوزنبوت میں خود بیان فرمائی اور ذرا شرم محسوس نہ کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا دَعَى الْغَنَاءَ

جب آپ نے جوانی میں قدم رکھا تو آپ نے لوگوں کے مال سے تجارت کرنا شروع کر دی۔ تجارت آپ کا آبائی پیشہ تھا۔ بعض تو قریش کی وجہ تسمیہ بھی ان کی تجارت ہی کو قرار دیتے ہیں لفظ قریش قریش، بقرش سے ماخوذ ہے جس کے معنی کمانے کے ہیں لکھ اور قبیلہ قریش میں جس شخص نے تجارت میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کی اور روم و ایران اور دیگر ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدے کئے وہ ہاشم تھا لکھ

عرب میں اس دور میں یہ رواج تھا کہ لوگ کسی دیانت دار آدمی کو اپنے ساتھ لیتے اور یہ شرط ہوتی کہ وہ ان کا مال لے کر باہر جائے اور نفع میں شریک ہوگا تو یہ ایک تجارتی ایجنسی

۱۔ سیرت ابن شہام مع الومض الأفق ج نمبر ۱ ص ۱۱۱ (مکتبہ فاروقی ملتان)

۲۔ الجامع الصحیح للبخاری از ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری ج نمبر ۱ ص ۳۶ (نور محمد کتب خانہ کراچی)

۳۔ الرمنذری۔ ابوالقاسم جارا اللہ محمود بن عمار رمنذری۔ تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل وعلوم الأکابر فی وجوه

التأویل۔ سورۃ قریش ج نمبر ۱ ص ۳۶ (مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر) ۱- محمد عبد اللہ اثیر الدین محمد بن یوسف

اندلسی۔ تفسیر البحر المحیط ج نمبر ۱ ص ۵۱۳ (مکتبہ مطابع النضر الحدیثہ) مصدر۔

۴۔ آلوسی از محمود آلوسی۔ تفسیر روح المعانی ج نمبر ۱ ص ۵۱۹

کی شکل تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیانت اور امانت کا شہرہ بہت ہو چکا تھا اس لئے آپ کو لوگوں کے پاس جانے کی ضرورت نہ پڑتی بلکہ لوگ خود اپنا مال لاکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کرتے۔ زیادہ نفع اور دیانت و امانت کی بنا پر لوگوں کا رجحان آپ کی طرف بہت بڑھ گیا جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شریک سفر ہوتے وہ آپ کی بہت تعریف کرتے۔ ابتداء میں آپ نے حضرت عبداللہ بن ابی العاص اور حضرت قیس بن سائب کے ساتھ مل کر کام کیا۔ حضرت قیس نے خود بیان کیا کہ آپ دیانت داری میں بے مثال تھے۔ ان سے لین دین کے معاملہ میں کبھی جھگڑا نہیں ہوا تھا۔ ایک دفعہ عبداللہ بن ابی العاص نے آپ سے کوئی معاملہ کیا اور کہا کہ میرے آنے تک آپ ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں یہ کہہ کر وہ چلے گئے اور اپنے کام میں اس حد تک مشغول ہوئے کہ اپنی بات بھول گئے جبکہ آپ وہیں رہے اور آپ نے وعدہ پورا کرنے کے لئے تین دن تک وہاں قیام فرمایا وہ تین دن کے بعد آئے تو بہت شرمندہ ہوئے آپ نے فرمایا:

لَقَدْ شَقَقْتُ عَلَىٰ أَنَا هَهُنَا مَنَدًا تَلَلْتُ

یہی آپ نے مجھے تکلیف دی ہے میں تین دن سے یہاں پر ہوں ۱۱
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیانت اور شرافت کو دیکھ کر حضرت خدیجہ نے جو قبیلہ قریش کی ایک مشہور بیوہ خاتون تھیں نے اپنا تجارتی سامان دے کر شام بھیجا اور دو گنا نفع طے کیا اور اپنے غلام مسیرہ کو ساتھ بھیج دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سامان کو بہت زیادہ نفع کے ساتھ نہایت دیانتداری سے فروخت کیا۔ مسیرہ نے اس سفر کے تمام حالات حضرت خدیجہ کے گوش گزار کیے پچیس سال کی عمر تک آنحضرت تجارت ہی کرتے رہے۔ آپ نے شام، بصرہ، فلسطین، بحرین، کویت، مسقط اور عمان کے سفر کئے۔ حضرت خدیجہ نے آپ کے ذاتی اوصاف اور تجارت میں حسن معاملہ سے متاثر ہو کر آپ کو شادی کا پیغام بھیجا جسے آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے مشورہ سے قبول فرمایا۔ آپ کا خطبہ نکاح بھی ابوطالب نے پڑھایا تھا بلکہ قرآن مجید میں ہے **وَوَجَدَكَ غَائِلًا نَاعِثًا** یعنی ہم نے آپ کو نوا اور پالیا تو

۱۲ مشکوٰۃ المصابیح - باب الوعد ص ۱۲ طبعات ابن سعد ج ۱ ص ۱۲۰ دارالحدیث بیروت

۱۳ سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۱۱۱ سیرت ابن ہشام ج ۱ ص ۲۲۲

۱۴ القرآن - سورة الفی آیت نمبر

والد اور بناوید بعض روایات کے مطابق اس آیت میں حضرت خدیجہ سے نکاح کی طرف اشارہ ہے۔ شادی کے بعد تقریباً بارہ سال تک آپ تجارت کرتے رہے لیکن بعد میں طبیعت تنہائی پسند ہو گئی آپ گفتگو بہت کم فرماتے تھے اور زیادہ تر غور و فکر میں مصروف رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کا کچھ سامان لے کر مکہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع غار حرا میں تشریف لے جاتے۔ سامان ختم ہو جاتا تو آپ واپس تشریف لے آتے کبھی کبھی تو یوں بھی ہوتا کہ حضرت خدیجہؓ خود اس مشکل مقام تک آپ کو کھانا دینے جایا کرتی تھیں۔ اسی غار میں چالیس سال کی عمر میں آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ نزولِ وحی کے بعد آپ نے تیرہ برس مکہ میں گزارے لیکن یہ دور مشکلات کا دور تھا اور کوئی خوشحالی نہ تھی۔ اسی دوران میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کا اور آپ کے خاندان والوں کا تین سال تک معاشرتی بائیکاٹ بھی کیا گیا یہ مدت آپ نے ساتھیوں کے ہمراہ شعب ابی طالب میں گزارا۔ بعد میں جب بائیکاٹ ختم ہوا تو مسلمانوں پر اور بھی ظلم و ستم روا رکھے گئے اسی مظالم کو دیکھتے ہوئے اللہ کے حکم پر آپ نے بالآخر مسلمانوں کو مدینہ جنانہ کی اجازت دے دی اور خود بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ عازم مدینہ ہوئے قرآن مجید میں ہے

فَرَادُ يُبَكِّرُ بِكَ الْبَدِيْنِ كَفَرُوْا لِيُشِدُّوْكَ اَوْ يَفْتَلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ
وَيُبَكِّرُوْنَ وَيُبَكِّرُ اللهُ وَاللّٰهُ خَيْرٌ لِّلْمُكْرِيْنَ ۝۸

”اور جبکہ کافر آپ کی نسبت تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید

کریں یا قتل کریں یا آپ کو وطن سے نکال باہر کریں اور وہ اپنی تدبیریں کر

رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے“

جب آپ مکہ سے نکلے تو آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا زادِ راہ کا انتظام بھی حضرت

ابو بکر صدیقؓ نے کیا۔ جب مدینہ پہنچے اور مسجد بنانے کا قصد کیا تو مسجد نبوی کے لئے دو

قیمتیں بچوں سے خریدی جانے والی زمین کی قیمت بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ادا کی۔ مدینہ

پہنچ کر آپ نے اس چھوٹی سی اسلامی ریاست کو مستحکم کرنے کی انتھک کوششیں فرمائیں

اور اپنی معاشی حالت کی طرف کوئی توجہ نہ دی جس کی اصل وجہ آپ کی قناعت پسندی تھی۔

۱۔ طبقات ابن سعد، ج ۲، ص ۲۰۹۔ ۲۔ القرآن، سورة الأفعال آیت نمبر ۸۔

۳۔ السيرة النبوية و أخبار الألفاء، از ابو حاتم محمد بن احمد البیہقی، ص ۱۳۸-۱۳۹، مؤسسة الكتب الثقافية، بیروت

دنیاوی مال و دولت کے حصول کے لئے آپ نے کبھی بھی گوشہ نشینی نہ کی بلکہ آپ کے پاس جو کچھ آتا اس کو بھی غریب اور محتاج کو ڈالتے۔ بعض اوقات گھر میں کھانے کو کچھ بھی نہ ہوتا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

مَا شَبَّحَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْرٍ شَعْبِيٍّ يُؤْمِنُ مِنْ مَتْنٍ بَعِيْنٍ حَتَّى قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ

یعنی آل محمد نے دوزخ تک سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔ آپ خودیہ دعا فرمایا کرتے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْتًا

یعنی "اے اللہ محمد کا رزق ضرورت کے مطابق رکھ"۔

آپ کے لباس میں بھی ہمیشہ سادگی ہوتی خود فرمایا کرتے کہ:

إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ أَلْبَسُ كَمَا يَلْبَسُ الْعَبْدُ

یعنی "میں تو خدا کا بندہ ہوں اور بندوں کی طرح لباس پہنتا ہوں"

آپ کبھی ریشمی لباس نہ پہنتے لباس کے معاملہ میں قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ کے مطابق آپ عمل کرتے جس میں ارشاد خداوندی ہے کہ

لَا يَلْبَسِي إِذْ مَرَّ قَدْ أُنْزِلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُؤْتِي رِجْلَيْكُمْ دَرِيسًا وَ لِبَاسِ التَّقْوَىٰ

یعنی "اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا ہے جو تمہارے پیرے والے جسم کو چھپاتا ہے۔ اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس اس سے بڑھ کہے"

آپ کسی بھی معاملہ میں نمائش کے قائل نہ تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے۔ اپنے کپڑوں کا خود خیال رکھتے بکریوں کا دودھ دو دیتے

۱۔ صحیح مسلم از مسلم بن حجاج القشیری ج ۱ ص ۱۹۱

۲۔ (نور محمد) المطابع کراچی الطبعة الثانیہ کراچی

۳۔ زرقانی شرح المصاب اللدنیہ ص ۲۰۰ - القاہرہ

۴۔ القدراسی سورة الاعراف آیت نمبر ۲۰ -

اور اسی طرح کے اور بہت سے دوسرے کام بھی کر لیتے آپ کی گھریلو زندگی بھی بہت سادہ تھی۔ گھر کے سامان میں ایک لکڑی کا پیالہ زیادہ تر کھانے پینے میں استعمال ہوتا تھا۔ چمڑے کے گدے کا بستر جس میں کھجور کی چھال تھی بان کی چار پائی ٹاٹ کا بستر وغیرہ جیسی چیزیں شامل تھیں۔ ایک بار حضرت عمرؓ نے جسم اطہر پر نشان دیکھے تو آبدیدہ ہو گئے آپ نے وجہ دریافت کی تو کہنے لگے کہ قیصر و کسریٰ تو پیش کریں اور آپ کا یہ حال ہو آپ نے فرمایا "لَعَمْرُؤُ الدِّينِىَّ وَ لَنَا الْاٰخِرَةُ" (ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے) آپ ہمیشہ ہی دنیا کی زندگی بے وقعتی اور آخرت کی بقا کو سامنے رکھتے ایک بار آپ نے انصار و مہاجرین کے لئے دعا کرتے ہوئے آخرت کا ذکر یوں کیا:

«اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ يٰرَبِّعَالْعَالَمِينَ»

یعنی "اے اللہ اصل زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔"

اگر کوئی چیز گھر میں ہوتی تو آپ سب سے پہلے اصحاب صفہ کا خیال کرتے۔ اسی ترن فوجات کی صورت میں جو مال آتا اس کو آپ شام ہونے سے قبل تقسیم فرماتے۔ لاکھوں جنگ خیر ہوئی اور فدک کی زمین مسلمانوں کے قبضہ میں آئی تو آپ اس سے اپنی ازواج مطہرات کو ان کا خرچ دیتے تھے آپ وفود کی مہمان نوازی کرتے اور اصحاب صفہ کے خرچ کا خیال کرتے۔ آپ نے لوگوں کو سبق دیا کہ نبیؐ کا مسافر خانہ کی مانند ہے اصل زندگی آخرت کی ہے لہذا اسی کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہئے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

«إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَصْوَأَ لَهُمْ بِأَن يُؤْمِنُوا بِهٖ

«بلاشبہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا ہے اور اس کے عوض میں انہیں جنت ملے گی۔»

۱۔ ابن قیم الجوزیہ زاد المعاد مترجم حصہ اول ایس احمد صفحہ ۵۵۷۔ لاہور ۱۹۷۷ء صحیح بخاری و مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب فضل الفقراء و ماکان من عیش النبیؐ ص ۱۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری باب قول النبیؐ لا عیش الا عیش الآخِرہ ج نمبر ۹۲۹ نور محمد کتب خانہ کراچی۔ ۱۹۷۷ء الجامع الصحیح للبخاری ج نمبر ۵۵۷۔

۲۔ القرآن۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۱۱

گویا دنیا کی تمام تکالیف کا بدلہ مومن کے لئے جنت کی صورت میں ہو گا۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہؑ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں تاکہ آپ کو بتائیں کہ چکنے پینے کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں کو تکلیف یا زخم پہنچتے ہیں لہذا وہ آپ کو کوئی لوٹری دیں۔ ان دنوں حضورؐ کے پاس کچھ لوٹریاں آئی تھیں۔ آپؐ آنحضرتؐ کے گھر پہنچیں تو آپؐ موجود نہ تھے۔ حضرت فاطمہؑ نے حضرت عائشہؑ سے اس بات کا ذکر فرمایا اور گھر واپس آگئیں جب آنحضرتؐ تشریف لائے تو حضرت عائشہؑ نے یہ بات بتائی۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر تھے ہم اپنے بستروں سے اٹھنے لگے تو فرمایا اپنی جگہ پر ہی رہو پھر آپؐ میرے اور ان کے یعنی حضرت فاطمہؑ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپؐ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک مجھے اپنے پیٹ پر محسوس ہوئی اور فرمایا کہ کیا میں آپؐ دونوں کو آپ کے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب آپؐ بستروں پر جاؤ ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱

طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ لَهُ

”کسبِ حلال، فریضہ الہی کے بعد سب سے اہم فریضہ ہے“

التَّاجِرُ الصَّدِيقُ الْأَمِينُ مَعَ الْيَتِيمِينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ لَهُ

”امین اور سچا تاجر یتیموں اور صدیقوں کے ساتھ ہو گا۔“

”الْمُخْتَصِرُ مَلْعُونٌ“ ۱۰

”توخیرہ اندوزی کرنے والا آدمی ملعون ہے“

”خَيْرُ الْكَسْبِ كَسْبُ يَدِي الْعَامِلِ إِذَا لَفَحَ لَهُ

”بہترین کمائی ہاتھ کی کمائی ہے جبکہ کرنے والا غیر خواہ ہو۔“

”لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ“ ۱۱

”آنحضرت نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی“

أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ ۱۲

”مزدور کی اجرت اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو“

”أَذُوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ“ ۱۳

”اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو“

”إِنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ“ ۱۴

”زکوٰۃ کے علاوہ بھی تمہارے مالوں میں حق ہے“

”الْمُسْلِمُ أَحْوَى الْمُسْلِمِ لَهُ يَظْلُمُهُ وَكَأَيُّ سُلْمَةٍ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَخِيهِ

”كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ“ ۱۵

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کو چھوڑتا ہے جو مسلمان

بھائی کی ضرورت کو پوری کر گیا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔“

۱۰ مشکوٰۃ شریف ص ۲۳۲ جامع الترمذی از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی ج نمبر ۵ ص ۹۸

۱۱ سنن الدارمی ج نمبر ۵ ص ۱۶۵ مسند احمد بن حنبل ج نمبر ۵ ص ۲۳۲ بحصرہ جامع الترمذی

از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی۔ ابواب الأحکام ج نمبر ۵ ص ۱۹۴ مسند احمد از احمد بن حنبل ج نمبر ۵ ص ۱۵۸

۱۲ موطا امام مالک۔ کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر ۳۳۱ جامع الترمذی از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی

کتاب الزکوٰۃ ج نمبر ۱ ص ۹۹ متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔ باب الشفقة والرحمة علی الخلق ص ۴۲

لَعْنَنَ رَسُولُ اللَّهِ إِبْرَاهِيمَ الرِّبِّيَّ وَمُؤَكَّلَةَ وَكَارِبَةَ وَشَاهِدِيَةَ
قَالَ هُوَ سَوَاءٌ لَهُ

آپؐ نے لعنت فرمائی سو کھانے والے پر، کھلانے والے پر (سود کی)
دستاویز لکھنے والے پر اس کے گواہوں پر اور پھر فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں!
سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ آج تک ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
سے روگردانی کر کے کیا حاصل کیا ہے۔ نہ معاشی لحاظ سے استحکام ہے اور نہ ہی معاشرتی
لحاظ سے امن و سکون بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ ہم دوسروں کے دست نگر ہو گئے
ہیں۔ اور اس کا بنیادی سبب قرآن سے روگردانی ہے۔ جیسا کہ حکم خداوندی ہے۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا مَاتَ

”یعنی جو اللہ کے ذکر سے اعراض کر لیتا ہے اس کی معیشت تنگ
ہو جاتی ہے۔“

ہمارے تمام مسائل کا حل صرف اس چیز ہی میں ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنے لئے مشعلِ راہ سمجھیں۔ صحابہ کرامؓ کی مانند ایثار و قربانی کو اپنا
وطیرہ بنائیں۔ قرآن مجید ہے کہ:

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَأَتَّقُوا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَلَكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ؕ

”اگر بستیوں والے ایمان لے آئے ہوتے اور یہ بڑے کاموں سے بچے
سہتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے
تو جھٹلایا سو ہم نے ان کے کاموں کی پاداش میں ان کو پکڑ لیا۔“

اسی فرمان الہی کی تشریح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی
ہے حدیث قدسی ہے کہ:

۱۰ صحیح مسلم از مسلم بن حجاج القشیری۔ ج نمبر ۱، ص ۲۱۶ باب الرِّبَا۔

۱۱ القرآن سورۃ طہ آیت نمبر ۱۲۲۔

۱۲ القرآن سورۃ الأعراف آیت نمبر ۹۶۔

«لَوْ أَنَّ عِبَادِي أَطَاعُوا لِي لَأَسْقِيَهُمُ الْمَطْرَ بِاللَّيْلِ وَأَطْلَعُهُمْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَوْ أَسْمِعُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ»^۱ لہ
یعنی ”اگر میرے بندے میرے فرمانبردار بن جائیں۔ تو میں رات کے وقت (ان کی ضرورت کی بناء پر) ان پر بارش برسائوں۔ اور دن کے وقت سورج طلوع کر دوں۔ اور ان کو بجلی کی کڑک بھی نہ سناؤں (تا کہ ان کے آرام میں خلل نہ ہو)“

یہ خدا تعالیٰ کی اپنے بندوں پر مہربانی کی انتہا ہے کہ پانی کی ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ اور آرام میں خلل بھی نہ واقع ہو۔ اور اگلے دن آرام سے اپنے کام میں بندے مصروف ہو جائیں۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلے میں تاریخ کا ایک واقعہ بھی بیان فرمایا ارشاد نبویؐ ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص جنگل میں چل رہا تھا۔ اس نے بادل میں سے یہ آواز سنی ”إِسْتَقِ حَيْدَ يَفْقَهُ فُلَاكِنِ“ یعنی فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔ اسی وقت بارش ہوئی اور پانی ایک طرف چل پڑا۔ وہ آدمی بھی پانی کے ساتھ چل پڑا۔ وہ پانی ایک باغ میں داخل ہوا۔ نام پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ اسی شخص کا باغ ہے جس کا نام اس نے بادلوں سے سنا تھا۔ اس نے اس شخص سے خدا تعالیٰ کی مہربانی کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ ایک حصّہ مسافروں (ضرورت مندوں) کے لئے رکھتا ہے۔ ایک حصّہ اپنی ضرورت کیلئے اور ایک حصّہ باغ پر ہی خرچ کر دیتا ہے۔ یہ اور یہی شہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا۔ لیکن جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے انحراف کرتے ہیں ان کو خداوند باری تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یوں قلمبند کیا ہے۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ

”جو لوگ پیغمبرؐ کا حکم مانتے نہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ (دنیا میں) کوئی مصیبت ان پر نہ آئے پڑے یا آخرت میں تکلیف کا عذاب ان کو پہنچے۔“

۱۔ الصحیح البخاری از ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری بحوالہ قرآن مجید مترجم آن کراچی عبدالقادر صاحب

دوران اہل التقویٰ ۲۔ الصحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ شریف ۱۶۵

۳۔ قرآن مجید سورۃ النور آیت نمبر ۶۳

آج کے اس پُرفتن دور میں مسلمانوں کی بے راہ روی کا بنیادی سبب ہی یہ ہے کہ قرآن و سنت پر ترک عمل ہے۔ اور یہ ترک عمل ہی گویا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے وفائی کی ہے اور غیروں کے ساتھ رسم و نفاذ کی ہے مگر نہ آج بھی خدا تعالیٰ کی رحمتیں ہماری منتظر ہیں۔ ظفر علی خانؒ نے درست فرمایا تھا کہ ۵

سلیقہ مے کشی کا ہو تو کر سکتی ہے محفل میں!
نگاہ ست ساقی مے کشی کا اعتبار اب بھی
فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی
اگر سینے میں دل ہو اور تڑپ اسلام ہو دل میں
اتر سکتا ہے ابر رحمت پروردگار اب بھی!

مولانا رحیم بخش لاہوری متوفی ۱۳۱۲ھ

کتاب اسلام

جوہرہ راز سے بچلنا - عظیم تربیت کے لہجے میں لیکر کافی نون تیار کیا تھا

آپ فاروقی کتب خانہ

اس سلسلہ کے دس حصے اتھارٹی فوٹو پرست جلدوں میں پیش کیے ہیں

تین جلدوں پر مشتمل سلسلہ ۲۸ روپے

۳۸ روپے

۳۶ روپے

۱۰۸ روپے

اس کا مکتبہ

آج ہی منگو آکر

اپنے بچوں کی تربیت کا

بہتر انتظام فرمائیے

فاروقی کتب خانہ الفضل مارکیٹ

فاروقی کتب خانہ

۵ ظفر علی خان، دیوان۔